نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

[illegible] جلد [illegible] | لودیانہ [illegible] فروری [illegible] | قیمت فی پرچہ [illegible]

غزل

[illegible]

نور افشاں

[illegible]

[illegible]

روسیوں نے قسطنطنیہ کے اندر داخل ہونے سے اور سادی قلعہ کے چھوڑنے سے یہ نکالا گیا ہے کہ ہمارا ارادہ نہیں ہے کہ قسطنطنیہ کو اپنی سلطنت میں شامل کریں۔ ہمارا ارادہ صرف وہی ہے جیسا کہ پیشتر بیان کیا تھا کہ بلگیریا و باسنیا وغیرہ صوبوں کے باشندے جو عیسائی ہیں سلطنت عثمانیہ سے کسی نہ کسی طور علیحدہ ہو جاویں اور دردانیال یعنی ڈاردنیلز تمام یورپ کی قوموں کی جہاز رانی کے لئے کھلی رہے ◆

پس معلوم ہوتا ہے کہ اگر یہ روس کا ارادہ حقیقی ارادہ ہے تو منصفات سے بعید نہیں ہے اور یہ بات خیال سے باہر ہے کہ یورپ کی کوئی قوم جنگ کرے گی بابت اس سبب سے کہ دردانیال یعنی ڈاردنیلز بند رہے۔ بموجب عہدنامہ پیرس اسٹیفنو ۱۸۵۶ء سلاطین یورپ اس کے بند رہنے سے اس بات میں متفق ہوئے کہ سلطنت عثمانیہ محفوظ رہے۔ مگر اب معلوم ہوتا ہے کہ روسیوں کے حق میں بسبب انصافی شہروں کے ان کی تجارت میں بڑا خلل واقع ہوا۔ جس حال میں کہ بحیرہ طالسود و بحیرہ خضر کا راستہ بند رہتا تھا تو خود ان کی تجارت میں نقصان ہوا ہوگا۔ اور علاوہ اس کے بحری فوج نہ کیا اسکو زیادہ خرچ کرنا پڑا کیونکہ ایک فوج تو بحیرہ بالٹک میں رکھنی پڑی تھی اور ایک بحیرہ خضر میں ◆

اور علاوہ اس تمام بندر متعلق بحیرہ خضر جو روسیوں کے قبضہ میں تھے بالکل بے فائدہ ٹھہرتے تھے مگر برعکس اسکے جو بندر ترکوں کے قبضہ میں تھے انکو ان بندروں کے وسیلے بہت نفع حاصل ہوا۔ بحیرہ بات کون کہہ سکتا ہے کہ روس اس نفع سے محروم رہے ◆

—— ۱۵ جنوری ۱۸۷۸ء کو ایک جلسہ لنڈن یونیورسٹی کا منعقد ہوا جس میں یہ بات فیصل ہوئی کہ جس طرح مرد پیشتر امتحان میں شریک ہوتے ہیں عورتیں بھی شامل ہوا کریں اور وہ ان کے حقوق مساوی تصور کئے جاویں ◆

کیا اچھا ہو کہ اگر ہندوستان کی یونیورسٹیاں بھی اپنے کالجوں میں اس تجویز کی تقلید کریں اور مرد عورتوں کو برابر طاقت و تعلیم دیں اور یہ بات ہو جائے کہ ان کے حقوق مردوں کے برابر رکھے جاویں۔ اگر ایسا ہو تو یقین ہے کہ تھوڑے عرصہ میں ہندوستان کی عورتیں اعلیٰ درجوں میں پاس ہوا کریں اور جیسا کہ اب ان کے دل بجھے ہوئے ہیں کہ ہمارا حق نہیں یونیورسٹیوں میں ایسا جاتی رہیں یقین ہے کہ پھر باغ باغ ہوں ◆

—— ایک اخبار سے معلوم ہوا کہ جرمنی میں ایک سال کے اندر اخبارات کے —— ۳۳۳۳ پرچے شائع ہو جاتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ علاوہ ان کے دیگر ممالک سے ایک کروڑ چالیس لاکھ پرچے جرمن کے خریداروں کے پاس آتے ہیں ◆ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن کے باشندے بہت ہی تعلیم یافتہ اور علم کے قدردان ہیں ◆

—— سرحدی معاملات ابھی تک طے نہیں ہوئے بعض بعض مفسدوں کا انگریزوں کے ہاتھ لگے ہیں اور بہت سے اور حاضرو کیوں کو اچھا سے جیتے ہیں سرکاری فوج کا حال ستدی سے اپنے کام میں مصروف ہے یقین کیا جاتا ہے کہ یہ موسم سرما سے پیشتر شاید صلح ہو جاوے ◆

بقیہ محمدیونکا یہ دعویٰ کہ کتب مقدسہ یہودیوں اور مسیحیوں کے ہاتھوں بدل گئیں سو بالکل بے دلیل اور باطل ہے

اگر اپنے مقدور بھر ذات الٰہی کی تثلیث اور مسیح کی الوہیت و ابنیت اور گنہگاروں کے کفارہ کے حقائق و ربانی مسائل کو اپنے بائوٹ سے لئے ہیں جناب الٰہی کے رو برو جس نے اپنی بے نہایت محبت سے دنیا کی نجات کی خاطر اپنے اکلوتے بیٹے کو بھی دریغ نہ کیا اس سے زیادہ بیٹنگ اور عذرت نہیں ہو سکتی بلکہ آخر کو انکے سبب سے شرارت کرنیوالوں کا انجام بے انتہا سخت اور خوفناک ہوگا۔ ہمنے بنام خدا بلکہ نہایت شفقت کے ساتھ اپنے محمدی دوستوں کو اس عہد و مقدمہ کی بابت بخوبی بیچائی جو خدا روح القدس کی قدرت و تاثیرات اس فرقہ کے بہت سے لوگوں کے دلوں کو برشتہ اور ملکوت کر کے اپنے گناہوں کے سبب فکرمند اور بیقرار ہو کر ترسی اور زاری کے ساتھ اللہ کے عذاب و غضب الٰہی سے نجات چاہیں ◆

اس باب کے بیان اور ضروری مقدمہ کو موقوف کرتے ہیں ہم اپنے ناظرین محمدی کو یاد دلاتے ہیں کہ مسیحی لوگ مسیح کے زمانہ سے محمد کے وقت تک خدا کے بیٹے کو گناہ کا کفارہ اور ایمان کی جڑ اور کلیسیا کا سر اور روحوں کی ابدی زندگی کا سبب جانتے تھے۔ اسکے سوا انجیل بھی جو خدا کی رحمت اور تمام روحانی نعمتوں کا گنجی ہے مسیحی بھی ساتھ مسیح کی الوہیت کی تحسیر ہوتے اور موت اور کفارہ اور



چھر جی اٹھنے اور آسمان پر جانے کی بابت کامل گواہی بھی تھی بلکہ جو کچھ وہ کتاب مسیحیوں کے خداوند اور شفیع کے حق میں بتلاتی بھی سو ابتدا سے توریت کی بہت سی پیشین گوئیوں میں مذکور ہو لی تھیں۔ الغرض آدم کے باغ عدن میں گنہگار ہونے ہی کے وقت شفیع برحق کی بابت جو اصلی وعدہ فرمایا اس سے لیکر کتاب مکاشفات کے تحریر ہونے تک ... ۴۰۰۰ برس کا عرصہ ہوا تھا جس میں کل انبیا نے یسوع مسیح کی بابت متفق گواہی دی۔ اسواسطے مسیحی لوگوں سے جو اپنے خداوند اور شفیع کی بابت پوری گواہی رکھتے ہوئے ممکن نہ تھا کہ کسی ایسے شخص کے دعوی پر لحاظ رکھیں جو بیابان عرب میں اُٹھا کر اپنے تئیں خدا کا پیغمبر آخر اور بزرگ ترین کہلاتا تھا پس کیا ممکن ہو کہ وے محمد کے سبب سے انجیل کی ... امت کو اپنے پرانے دین جو کلام الٰہی سے بالیقین اسکے لئے مقرر کی گئی پر اگر وے محمدی جو مسیح کی الوہیت کو یقین نہیں کرتے یہ بات کہیں کہ مسیحیوں نے اپنے خداوند کو خدا سا مشہور کرنیکے لئے انجیل کو بدل ڈالا ہے تو دیکھنا چاہئے کہ جسطرح انجیل مسیح کی الوہیت کی گواہی دیتی ہے اسیطرح توریت بھی انہیں باتوں پر گواہی دیتی ہے۔ فی الحقیقت اس مقدمہ میں وے دونوں موافق و مطابق ہیں۔ پس اگر مسیح کو خدا سا مشہور کرنیکے لئے انجیل بدلی گئی تھی تو نادرست ہے کہ یہودیوں کی توریت مسیحیوں کی اس جعلی کتاب کے ساتھ بالکل متفق ہے۔ محمدیوں کو خوب معلوم ہے کہ یہودی مسیح سے پوری نفرت رکھکر اسکے دعوی کو شکست دینے کے لئے توریت کو کبھی نہ بدلتے۔ پس ہم پوچھتے ہیں کہ یہودیوں کی کتاب مسیح کی الوہیت اور قربانی کی بابت کیونکر مسیحیوں کی کتاب سے بالکل موافقت رکھتی ہے جسطرح وے دونوں کرتی ہیں الہیہ میں موافق ہیں۔ اسکا بیان ہم آئندہ مقالہ میں کرینگے مگر اس درمیان ہم ان لوگوں سے جو شبہ کرکے کہتے ہیں کہ انجیل بدل گئی ہے یہ درخواست کرتے ہیں کہ وے سوال مذکور کا جواب بہم پہنچاویں۔ پس انجیل کی تبدیل کی بابت محمدی لوگ مسیحیوں پر جو تہمت لگاتے ہیں انکی بابت کچھ اور کچھ کہنا ضرور نہیں جبتک کہ کوئی محمدی بحث مذکور کی تردید میں کوئی معقول دلیل پیش کرے لیکن ایسی دلیل کا پیش کرنا بالکل نا ممکن ہونے کے سبب ظاہر ہو کہ اگر اسکے واسطے انتظار کریں تو البتہ قیامت تک راہ دیکھنی ہوگی۔

اب مختصر کلام سے ہم کتب مقدسہ کی تبدیل کی بابت اس بحث کو ختم کرینگے۔ وہ کلام یہ ہی ہوگا کہ اگر ہم اس بحث و مباحثہ میں اس تہمت کو جو یہودیوں اور مسیحیوں پر لگائی گئی ہر طرح سے ... چاہیں تو محمدیوں کو بخوبی معلوم ہو کہ اسکے ثبوت کے لئے بہت سی کامل گواہیاں موجود ہیں کیونکہ قرآن میں محمد نے جو جو باتیں توریت و انجیل سے اخذ کرکے لکھی ہیں ان میں سے ایک بھی بالکل صحیح نہیں۔ محمد نے اپنے مطلب حاصل کرنیکے لئے سب کو بدل کر لکھ ڈالا ہے۔ بہر حال اگر ہم اس مقدمہ میں سختی سے بدلا لیں تو شاید محمدی خیال کرینگے کہ ہم محمد سے ذاتی دشمنی رکھتے ہیں اسلئے ہم اس بات سے باز رہتے ہیں۔ غرض اس جھوٹی روایت کو جسکا ذکر اس مضمون کی اصل اصول پر معتبر گواہیوں سے بالکل جھوٹا اور سراسر بہتان ظاہر کر دینا ہمکو کافی ہے مگر محمدی کبھی نہ بھولیں کہ جو تہمت یہودیوں اور مسیحیوں پر لگائی گئی ہے اسکو الٹ کر ہم محمد پر ظاہر کرنے کے لئے ہم مضبوط اور کامل ثبوت رکھتے ہیں۔ باقی آئندہ

جلنے والا چھپر

شیو مہاشے برہمن اپنے چھپر میں کھڑا ہو کر کرشن کی مورت کو جسکے چار ہاتھ ہیں اور جو کہ سیکڑوں برس سے اُسکے باپ دادوں کا معبود تھا اور اب اسکا ہوا دیکھ رہا تھا۔ اسکا لڑکا شیو دیو جسکے اعضا پیدایش سے جھولا رہے ہوئے تھے ایک چٹائی پر پڑا ہوا تھا اپنے باپ سے یوں کہنے لگا کہ بابا جی پوجا کا وقت ہو گیا کیوں کرشن کے سامنے اپنے آپ کو نہیں جھکاتے۔

شیو مہاشے نے جواب دیا کہ اے میرے بیٹے میں کل سنتا تھا جبکہ ایک آدمی وعظ کرتا تھا تو میں سننے کے لئے کھڑا ہوا اور ان باتوں سے جو میں نے سنیں میں بہت گھبرایا کیونکہ اُس آدمی نے کہا کہ ہزار برس سے پہلے خداوند تھا اور ایک پہاڑ پر سے بڑی گرج کی آواز سے آگ اور دھواں میں سے یہ حکم دیا کہ تو

اپنے لئے کوئی مورت یا کسی چیز کی صورت جو اوپر
آسمان پر یا نیچے زمین پر یا پانی میں جو زمین کے نیچے
ہے مت بنا تو ان کے آگے اپنے تئیں مت جھکا اور
نہ انکی عبادت کر کیونکہ میں خداوند تیرا خدا غیور خدا
ہوں اور باپ دادوں کی بدکاریاں انکی اولاد پر
جو مجھ سے عداوت رکھتے ہیں تیسری اور چوتھی پشت

تک پہنچاتا ہوں۔ خروج ۲۰-۴-۵ آیت میں بیٹے والے پر شک نہ لاتے چاہتا تھا مگر اسکی باتوں نے میری روح میں تاثیر کی کیونکہ وہ اسطرح بولتا تھا گویا کہ جو کچھ کہتا ہے سچ کہتا ہے۔

شیو دیو نے جس نے پہلے بھی کچھ عیسائیوں کے

دین کی بات سُنتا تھا اُس نے کہا کہ وہ شاہ جس کی بابت سُنتے بیان کیا عیسائیوں کا خدا ہے ۔

باپ نے جواب دیا ہاں دین اور واعظ نے یہ بھی کہا کہ ہزاروں برس سے انگلستان کے باشندے بتوں کے آگے جھکتے تھے اور ہاتھ کی بنائی ہوئی چیزوں کی عبادت کرتے تھے اور تب وہ لوگ تھوڑے اور کمزور تھے لیکن کچھ مدت سے انہوں نے بتوں کو پھینک دیا اور چونکہ اب وہ اپنی مقدس کتاب اور خداوند یسوع مسیح سے دعا مانگتے ہیں قوی تر ہو گئے اور ملک پر برکت چھا گئی ہے ۔

شیوہ دیو نے جبکہ وہ خوف سے بت کی طرف دیکھ رہا تھا باپ سے کہا کہ لالہ جی آپ نہیں ڈرتے کہ ہمارے ٹھاکر جی ایسی باتیں سننے سے غصہ ہوں ۔

شیوہ سہائے نے کچھ جواب نہ دیا اور یہ خیال کر کے کہ کیا کرشن میں سُننے کی طاقت ہے چپکے سے نکل گیا ۔

اُس کے جانے کے بعد شیوہ دیو اپنی چارپائی پر پڑا ہوا اُس بت کی طرف دیکھ رہا تھا اور اپنے دل میں سوچتا تھا کہ سبب باپ نے عجیب باتیں کہیں تھوڑی دیر کے بعد ایک خوفناک آندھی آئی اور بادل ایسا گرجا کہ ہزار توپ کی آواز ہو اور دہشت ناک بجلی آسمان پر ایسی چمکتی تھی گویا کہ ساری زمین کانپتی ہے ۔

شیوہ دیو نے خیال کیا کہ کیا ایسی آندھی میں ایک بیٹھ کی خوفناک آواز یہ کہتی ہوئی کہ تو بھی لے کوئی مورت مت بنا سُنائی دی ۔ وہ ابھی خیال میں تھا کہ تب اُسنے ایک ایسا خوفناک دھڑکا جو لگے ویسا کبھی نہ سُنا تھا اُس کے بعد جلنے کی بو معلوم ہوئی تب چھت کے اوپر آگ کی روشنی دکھائی دی بجلی چھت پر گری تھی اور اُس بچارے لڑکے کے سر پر کر

سر گیاں مجرکیں جو جلنے والے مکان سے باہر نکلنے کی طاقت نہ رکھتا تھا جبکہ گرمی نزدیکی کی گرمی سے بھی بڑھ گئی تو اُس نے زور سے پکارا کہ اے کرشن میری مدد کر اور اپنے پرستش کرنیوالے کو بچا۔ لیکن وہ بت نہ ہلا اور نہ کچھ سُنا اور شعلوں نے اُسے چاروں طرف سے گھیر لیا۔ تب اپنے خوف میں اُس بچارے ہندو نے عیسائیوں کے قادر خدا کو یاد کیا اور ہاتھ جوڑ کے اسطرح پکارا کہ اے خداوند یسوع مسیح اگر تو بچا سکتا ہے تو مجھے بچا ۔

اُسی دم شیوہ سہائے اُس جلنے والے چھپر میں جا کودا دوڑتا ہوا پہنچا جس نے اپنے بچارے لڑکے اور بت کی طرف دیکھا۔ دونوں کے جلنے کا وقت نہ رہا تو لنکوان شعلوں میں چھوڑ کر اگر کئی دن پہلے ایسا موقع ہوتا تو شیوہ سہائے اپنے اختیار کرنے میں متشدد ہوتا لیکن اب یہ ہوا کہ اُس نے اپنے بیٹے کو ہاتھوں میں اٹھا لیا اور اُس جھونپڑی سے اسطرح نکل گیا کہ اگر کرشن خدا ہے تو وہ اپنے آپ کو خود بچا لیگا نکل گیا پھر جلدی جلکر راکھ ہو گیا ۔

چند مہینوں کے بعد شیوہ سہائے اور اُنکے بیٹے نے اُس نوشتہ پر کہ ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھکو اکیلا سچا خدا اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں یقین کر کے بپتسمہ پایا۔ یوحنا ۱۷: ۳ ۔

مراسلات

خط

ایڈیٹر صاحب نور افشاں ۔

نسلیں جو مسطور بالا مبلغ جو ہر سال خدمت اقدس میں پیش ہو مناسب کسی گوشہ میں جگہ دیکر بندہ کو ممنون احسان کیجئے

راقم
دہی کا ایک کار

گر یہی حالت رہی تو دلِ ناشاد کی
ایک دن بجلی گرے گی خانۂ صیاد میں

ابی حضرت کیا حال ہے۔ بہت حیران و پریشان سرگرداں پھرتے ہو۔ کبھی زمین کی طرف دھیان ہے کبھی آسمان کو آہیں سرد بھر کر دیکھتے ہو۔ مدت سے آج تکو دیکھا ہے سبب کیا ہے کہ آدمیوں سے نفرت ہے۔ انسان سے کوسوں بھاگتے ہو۔ جدھر جاتے ہو قدم اٹھاتے ہو۔ آبادی سے جنگل کو جاتے ہو۔ ہر آن پھر آنکھ اٹھاتے ہو۔ دل ہی دل میں خاص بلا کو کانٹے ہو بے اختیار رو دیتے ہو۔ اور آپ ہی قہقہہ مارتے ہو۔ بے اختیار پکارا اٹھتا چہرہ کا زرد ہوتا۔ آب و دانہ سے نفرت کرنا کسی خاص بھید سے خالی نہیں۔ ادھر دھیان ابھی تک ادھر نہیں ہوا۔ کیوں صاحب ہم بولا ہی پوچھتے ہیں کچھ آپ بھی سنتے ہیں۔ برائے خدا کچھ تو جواب دیجئے زبان مبارک سے ارشاد کیجئے۔ شاید عقدہ حل ہو کچھ ہماری سمجھ میں بھی آوے۔ کیوں ایسی خاموشی اختیار کی ہے ۔

بہر خدا تو بولئے مُنہ سے کسیطرح
کب تک بنا رہیگا یہ گھڑا اسیطرح

جناب من داناؤں کا قول ہے کہ جس بات سے انسان کو تکلیف ہو۔ تو کسی دوسرے ہمراز سے اپنا دل بھید کہنے شاید مداوا کردے۔ لیکن آپ تو داناؤں کی بات مانتے اور نہ دیوانوں کی چال چلتے ہیں کہ بنا کہے





پوچھیے اپنا حال اور بیان کیجیے۔ اب وہ میاں ادھر
ہوا اور بے اختیار رو کر کہا ؎

کیا کہوں کچھ کہا نہیں جاتا
چپ رہوں تو رہا نہیں جاتا

اور آپ جو اسوقت ہمدرد ہو کر پوچھتے ہیں۔ اگر میں اپنی
حقیقت سناؤں تو آپ ہی ہنسی اڑاینگے۔ اور لوگوں
میں جا کر قصہ اڑاوینگے۔ آپ گرچہ میرے دلی دوست
ہیں۔ مگر میں بہت سے ظاہر کرنے میرا جی نہیں چاہتا کہ آپ پر
اور دل تنگ ہوا جاتا ہے۔ اور اسکے ظاہر کرنے کو طبیعت
مانع ہے۔ اسی فکر میں رات دن مرتے ہیں اور آہ و زاری
کرتے ہیں ۔

پھر بے اختیار رو دیا۔ اور جنگل کو اٹھ چلے گئے۔ میں نے
بھی دو قدم میں جا لیا۔ وہ زمین پر گر بیہوش ہو گئے
جب قدرے ہوش میں آئے۔ تو بندہ نے استفسار
کیا۔ بھائی کیا حال ہے۔ تو کہا ؎

ہوں وہ محروم کہ سب نعمتیں جی ہی میں بھرا
غم عالم کی فکر اس میں سمائی ہوئی

برائے خدا مجھے چھوڑ دو۔ کیوں مجھے دیوانہ بناتے ہو
اور باتیں بنا بنا کر جی جلاتے ہو ؎

آہ یارب کدھر نکل جاؤں
دوست دشمن کو منہ نہ دکھلاؤں
دشمن اپنا نہیں ستاتے ہیں
دوست جتنا کہ دل دکھاتے ہیں

جب کہا اور ایسے دو چند کیا کہ گویا مردہ ہیں۔ میں یہ حالت
دیکھ کر ایسا حیران ہوا۔ اور ڈر لگا کہ کوئی دیکھ لے
تو اسی وقت مجھ پر شک کئے جانے شاید جان سے ہاتھ
دھو بیٹھے۔ شب میں اپنے خیمہ کو پہنچایا اور جیسی کہا
جان من خود کردہ خود کردہ را علاج نیست۔ میں یا اسی

ذرا ہنسوں میں تھا۔ کہ پیچھے سے مجھے کسی نے ٹھوکر دیا
اور کہا اے بدبخت کیوں غل کیا۔ چل میرے ساتھ
کوتوالی اور تُو نے کن ہونٹ اٹھا۔ بس میں تو سنتے ہی
جی سے گیا۔ اور اسکے قدموں پر گر کر کہا۔ جی میں نے تو
اسے نہیں مارا۔ یہ تو میرا عزیز دوست ہے۔ میں تو اسی
کے غم میں بے حواس ہوا بیٹھا ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ
اسے کیا ہوا۔ کس بلا نے اسے لیا۔ میری یہ حالت
دیکھ کر کونسٹبل کو رحم آیا۔ اور کہا خیر کچھ فکر نہ کرو۔ میں
کہاروں کو بلانے جاتا ہوں۔ آپ جہاں ٹھہرے
پھر جیسا مرضی ہو کرنا۔ جب سپاہی میری آنکھ سے
پوشیدہ ہوا میں نے خدا کا شکر ادا کیا اور چلنے کو کمر باندھی
لیکن اس مجنون کو ایسی حالت میں چھوڑنا انسانیت
سے بعید سمجھا۔ تب میں نے اسکو کندھوں پر اٹھایا۔ قریب
ہی ایک تالاب تھا۔ وہاں لیجا کر اسکے سر پر پانی ڈالا۔
تب اسوقت جو مجنوں کو کچھ ہوش آیا۔ سرد آہ بھری اور نہایت غم
کی حالت سے مجھے دیکھ کر کہا ؎

دل نہیں چاہتا کہ کچھ کہئے
جی میں ایسے کہ جو کچھ آتی ہے

ساتھ اسکے اشارہ سے کہا۔ زبان بند ہو گئی۔ میں بھی اسکی یہ
حالت دیکھ کر رو سکا۔ بے اختیار آنسو گرنے لگے
اور زبان سے نکلا ؎

کس غم میں ہوئی اے شخص یہ حالت تیری
رونا آتا ہے جب میں دیکھوں صورت تیری

جب قدرے افاقہ ہوا۔ میں اسکا ہاتھ پکڑ کر گھر کو لایا۔
اور بستر پر لٹا دیا۔ اور شربت وغیرہ پلا کر خاطر
تواضع کی۔ وہ میری یہ مہربانی دیکھ کر کہنے لگا کہ
میں آپکی خاطر اور محنت سے جو آپ نے میرے لئے کی
نہایت مشکور ہوں۔ اب میرا حال اچھا اور

دماغ درست اور خیالات بجا ہیں۔ میرے پاس آ بیٹھئے
اور میری دردناک واردات سنئے ۔

میں شروع سے نازپروردہ اپنے والدین کا ہوں۔ ہرگز
مجھے کبھی کوئی تکلیف یا کسی طرح کا غم نہ ہوا تھا۔ جب
دین اسلام میں میں نے تعلیم پائی۔ جب تا حد قواعد
مذہبی سیکھے۔ پانچ وقت کی نماز، تیس روزے، تلاوت
قرآن میں ہمیشہ سرگرم رہا۔ اور دیگر احکام جو میرے
استاد جی نے یا مولوی صاحب نے سکھائے تھے۔
اُن کے عمل کرنے میں سرمو فرق نہ کیا۔ یہاں تک کہ میں
اپنی قوم میں اول درجہ کا دیندار و پرہیزگار مشہور ہوا
لوگ میری تعریف کرتے اور میں پھولا نہ سماتا۔ اپنے
خیال میں گو کبھی میں نے خطا نہ کی۔ مگر ایک شب خواب میں
کیا دیکھتا ہوں کہ دو نورانی فرشتے میرے ایک
مرحوم دوست کو (جو مجھ سے بھی کہیں بڑھ کر دیندار تھا)
باندھے لئے جاتے ہیں۔ میں نے اُنکی طرف نگاہ کی
اُس نے شرم سے آنکھیں چرا لیں۔ اور رو دیا۔ میں نے
اُن میں سے ایک فرشتے کو ڈرتے ڈرتے پوچھا کہ
کیوں صاحب اسے کہاں لئے جاتے ہو۔ اُس نے
جواب دیا۔ اے شخص تجھے اس سے کیا۔ جب تیرا وقت
آ پہنچا تو دیکھ لینا کہ کہاں لیجائینگے۔ میں یہ سنکر ڈرا
اور اُس کے قدموں پر گر پڑا اور رو کر کہا کہ خدا کے
لئے مجھے اس بھید سے آگاہ کرو۔ کیونکہ میں جانتا ہوں
کہ یہ شخص اپنے زمانہ میں بڑے درجہ کا دیندار اور
حافظ قرآن مشہور تھا۔ اور لوگوں کے خیال میں
اُس نے کوئی خطا نہیں کی۔ جس کے لئے یہ اب ایسی
مصیبت اور تکلیف میں گرفتار ہے۔ میں یہ کہہ ہی رہا
تھا کہ تب ایک تیسرے فرشتے نے آ کر اس بندہ صو
کو خوب زور سے زنجیر مارے۔ اسی وقت کیا

چونکہ گویا قیامت برپا کر رکھا تھا جس وقت مجھے یاد آتا ہے
بیتاب ہو جاتا ہوں۔ اور ابھی مجھے ہوش نہیں رہتی
تب اُس نیک فرشتہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا اے شخص
آ میں تجھے اسکا نتیجہ دکھاؤں۔ اور تو اپنی حالت بھی
اگر دیکھ لے۔ میں اُسکے ساتھ ہو لیا۔ اُسنے مجھے وہ دفتر
دکھاے اور کہا کہ غور کر یہہ سب اعمال نامہ شروع
سے آخر تک اُسکے اور تیرے گناہوں کا ہے۔ میں جسے
دیکھکر ایسا حیران ہوا کہ گویا منہہ میں زبان نہیں۔
پھر فرشتہ نے کہا کہ تیرا اس سے بھی بُرا اور بدتر حال
ہوگا خداوند رب الافواج جسکی ذات قدوس قدوس
قدوس ہے اور جو عادل ہے۔ کبھی بغیر سزا دئے کسی آدم
زاد کو نہ چھوڑیگا ۔

تب میں بیدار ہوا۔ اور حیران سا ہو کر اُسی فکر میں
اُٹھکر اپنے پیر مرشد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا
اور یہہ سب ماجرا بیان کیا۔ اُنہوں نے کہا کچھ نہیں خواب
و خیال ہے۔ شیطان نے تجھے ڈرایا۔ آگے کو ہمیشہ
لاحول پڑھکر سویا کرو۔ اور استغفر اللہ کا ورد کرو۔
اور بیت منہہ سے یہہ نکلا ۔

شعر نہیں ممکن کہ سیاہی نامہ اعمال کی
اگہ دھوئے گو بحر توبہ کی ابر غر ہے

تب اُنہوں نے فرمایا۔ کہ خدا کی رحمت سے نا اُمید نہ ہونا
چاہئے۔ وہ بڑا رحیم مہربان اور بخشندہ ہے۔ اور ہمارے
حضرت محمد صاحب ہماری شفاعت کرینگے۔ لیکن مجھے
تسلی نہ ہوئی۔ کیونکہ بقول اُس فرشتے کے اگر خدا
عادل ہے کیونکر معاف کریگا۔ اور اُس شخص کی حالت
دیکھ چکا تھا کہ وہ بھی شفاعت کے بھروسے رہا اور آخر
کو وہ حال ہوا جو بیان کر چکا ہوں۔ اُس وقت شفاعت
کہاں تھی۔ اے صاحب مجھے ان خیالوں نے ایسا
کہ دیوانہ ہو گیا۔ آدمیوں نے جیسے حضرت ہے اور ہر وہ
بھی بکتا ہوں۔ کہ ہائے میں کیا کروں کہ نجات
پاؤں ۔

تو میرے بے اختیار منہہ سے نکلا کہ خداوند عیسیٰ پر ایمان لا
تو اور تیرا گھرانا نجات پائیگا۔ وہ یہہ باتیں کہتے ہی اپنی
ہوش سے ایک آہ مار کر گیا جب چلے تو میں حیران ہوا کہ کیا
کروں پھر گھٹنے ٹیک کر اُسکی چارپائی کے پاس یوں
دعا مانگنے لگا ۔

اے رب تو اپنے فضل و کرم سے اس شخص پر رحم کر۔ تو نے
جو اس داروغہ کی آنکھیں کھولی تھیں جس نے پولوس اور
سیلاس سے کہا اے صاحبو میں کیا کروں کہ نجات پاؤں
اسکی بھی آنکھیں کھول تو نے اسکو پریشانی میں ڈالا ہے تو ہی
اسے شاد کر۔ اے خداوند تو اس اپنے بندے کو مسیح
کی طرف مائل کر۔ اور اب صرف مسیح سے اُسکی مخلصی
ہوگی۔ اسکے حال پر رحم فرما۔ یہہ دعا میں اپنے پیارے
بیٹے مسیح کی خاطر سے آمین ۔

جونہی میں نے سر اُٹھایا۔ دیوانہ بھی اُٹھ بیٹھا اور
حیران سا ہو کر کہنے لگا۔ کہ ہائے میں کیا کروں
کہ نجات پاؤں۔ پھر میں نے وہی جواب جو پولوس اور
سیلاس کا سا دیا۔ تب وہ بولا اے صاحب عیسیٰ تو نبی
ہے۔ وہ مجھے کیونکر اس بلا سے خلاصی بخشیگا۔ میں جانتا
ہوں کہ سوائے خدا کے میرا کوئی ہادی نہ ہوگا۔ مگر پھر
خیال آتا ہے کہ کیونکر ممکن ہے کہ وہ عادل مجھ گنہگار کو بخشے
بس میں ہلاک ہونگا اگر پیدا نہ ہوتا تو خوب ہوتا ع
سنا ہاں مگر مجھے تمہیں خدا کے ہاتھ کیا گیا۔ میں نے اُسے
تسلی دی کہ ایسے نا اُمید مت ہو ۔

گناہوں سے خلاصی ہو تجھے لے خداوند
خدا کی سلطنت کے در تو نہیں ہیں بند جانئے

تب اُسنے مجھسے پوچھا اے صاحب وہ ابن خدا
کون ہیں۔ اور وہ کیونکر گنہگاروں کو خلاصی بخش سکتے
ہیں براہ مہربانی مجھے اس بھید سے آگاہ کیجئے۔ تا یہہ
عقدہ حل ہو۔

تب میں نے آدم کی پاکیزگی اور اُسکے گنہگار ہونے
سے لیکر سب پاک نبیوں اور تمام پیشینگوئیوں کا حال جو
مسیح کی بابت تھیں سب کہہ سنایا۔ اور خداوند مسیح
کے مجسم ہونے اور اُسکے ابن آدم اور ابن اللہ ہونے اور
کہ وہ دنیا میں کیونکر آیا۔ مکاشفات تک مفصل کہہ سنایا
اور کہا ابن آدم آیا کہ کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈے اور
بچاوے۔ اور خداوند کی وہ تسلی بخش آیت کہ اے تم لوگو
جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو سب میرے پاس آؤ
کہ میں تمکو آرام دونگا اور مسیح کی وہ فرحت دہ آیت جو میرے
پاس آتا ہے میں اُسے ہرگز نہ نکال دونگا۔ اور یوحنا رسول
کا قول دیکھو خدا کا برہ جو جہان کے گناہ اُٹھا لیجاتا
ہے۔ پھر یہہ کہ خدا نے دنیا کو ایسا پیار کیا کہ اُسنے اپنے
اکلوتے بیٹے کو بخشا تاکہ جو کوئی اُسپر ایمان لاوے ہلاک
نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے۔ اور یسعیاہ نبی کے قول
اب سنو ہوں آیت کو۔ اب آؤ کہ ہم حجت کریں خداوند
فرماتا ہے۔ اگرچہ تمہارے گناہ قرمزی ہوں پر برف کی
مانند سفید ہونگے اور ہرچند کہ وے ارغوانی ہوں پر
اون کی مانند اُجلے ہونگے۔ پھر یہہ کہ آسمان کے تلے اور
دوسرا نام نہیں دیا گیا جس سے ہم نجات پا سکیں ۔

تب وہ چلا اُٹھا اور بولا اے خداوند میں ایمان لاتا ہوں
تو میری بے ایمانی کا چارہ کر اور بڑی خوشی سے گانے
لگا ۔

مسیحا کیوں خدا نے باپ نے تمکو جدا بھیجا
دکھائی تم میں بس اعجاز شان کبریا دینے

ان آیات مذکورہ بالا نے یہاں تک اُس کے دل میں جوش کیا کہ اُسنے سچ سچ جانا کہ سوائے خدا کے بیٹے کے میری نجات نہیں۔ اِس خون سے میری مغفرت ہوگی۔ وہی میرا ہے۔ وہ اپنے خون سے صاف کریگا۔ اُسکا سب دیدار میں جاؤنگا۔ گویا اُسیوقت اُسنے روح سے فضل پایا اور سرنو پیدا ہوا۔ نورافشاں میں اُسنے اسیطرح کی بحث پیش کی۔ خدا کے بندوں میں شامل ہوں۔ اب دعا ہے کہ خداوند اُسیطرح جیسکہ وہ نہیں ایک اندیشہ ڈالدے کہ وہ مسیح کو پادیں اور نجات حاصل کریں۔ اگر مسیح نہ اپنا جلوہ دکھا۔ اور سب کو اپنی طرف کھینچ اور کل عالم کو اپنا بنا۔ اِس خاص بات میں رحمت نازل کر اور حقیقت میں مجھپر رحمت مسیح ہو اور آخر کو بہشت میں پاؤں۔ کیونکہ

سوں تو کم بخت ہوں کہاں جاؤں

کھول دے در کہ میں چلا آؤں

اخبارات ملکی وولایتی

مہاراجہ صاحب والی جموں کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ❖

کامٹیاواڑ سے برابر سخت قحط کی دہشتناک خبریں آتی ہیں ❖

ملک اَوَدہ کی فصل ربیع کی نسبت صاحب کمشنر قیصر لکھنؤ نہایت اندیشہ بیان کرتے ہیں ❖

بی اے کے امتحان دینے والوں میں سے جنکی تعداد دو سو تھی صرف ۷۵ شخص پاس ہوئے ❖

خبر ہے کہ لارڈ رپن صاحب بہادر وایسرائے گورنر جنرل ہندوستان اب جہونا گڈہ کا دورہ کرنے والے ہیں ❖

شاہ برما نے دارالسلطنت برنگیں کی روشنی کا انتظام کر رہے ہیں ❖

صاحب پنجابی اخبار لاہور سید وزیر علی صاحب کی نسبت جو سیالکوٹ میں آنریری مجسٹریٹ مقرر ہوئے ہیں اپنا اتفاق ظاہر کرتے ہیں ❖

پیرس اگرچہ پیرس میں چند الاعزم پادری کی سے جلدی کے واسطے ہیں۔ سیدالرحمن عالی ہوسکی پر دلالت کرتے ہیں ❖

یورپ کے متعدد اخبار گورنمنٹ جرمنی کی اس بیغن سے فرقہ پر جو وہ مشرقی ترکستان پر کر رہی ہے روس کی ناگہانی خیال کرتے ہیں ❖

گورنمنٹ انڈیا کا ارادہ ہے کہ مہاراجہ جموں جو صد پورے ملک کی کمیں سے لیں اور اُس سے مہاراجہ صاحب کا جو نقصان ہو پورا کردے ❖

مدراس برابر یہ خبر ملی ہے کے معاملات اطمینان کے قابل نہیں سمجھے جاتے۔ اس سے صاحب مرقوم کی رائے ہے کہ وہاں بدستور اعادہ کی کاموں کا جاری رکھنا فرض ہے ❖

ہندوستان میں جنگ کا یہ انتظام ہوئے کی خبر ہے کہ ایک ٹکٹ اور جنس کی رسید فکر کی گئی کچھ شبہ نہیں کہ اگر ایسا ہو تو بعض باہر والوں خرچ ڈاکخانے والوں کی طرف سے رعایا کو بہت آسانی ہوگی ❖

لاہور سے جاسے کا ہسپتال نٹ لکھتے ہیں سے ضلع لاہور کے ہیڈ منشی ریزی کا کلرک بابو شاہ عرب صاحب پر تقریباً تین ہزار روپیہ کا تغلب کرنے کے مقدمہ میں گرفتار ہوکر آگئے ہیں۔ مقدمہ کی تحقیقات ہو رہی ہے نتیجہ سے اطلاع دیجاوے گی ❖ از سفیر ہند

کوہاٹ کی حدود میں ہو کی ایک تیم کی شہرلیس تیونس غیر کرتی ہے۔ نوبت کہ سید لوگ والیاں صاحب کا حکم

صوبہ پشاور وغیرہ افسران مہاراجہ رنجیت سنگھ صاحب کے انتشار کو جو علاقہ کے علاوہ گنگا میں جلاد یا کرتے تھے بھول گئے ❖

شیخ الاسلام نے امیر محمد عثمان بہادر والی کابل اور قندھار کے حکم سے چند قتل و دیگر کو ل سلطان خان سے دادہ و در زہر رکھے۔ جو جید کہ انہوں نے روسیوں کی نسبت ہمدردی ظاہر کی اور یہ فیصلہ کی فوجی مسکوں کی جانب سے جنہیں دی ❖

قسطنطنیہ میں جو روسیوں کے دخل ہو جانے اور تربیت کے قریب ہے اسکی بہ سلطنت لشکر کی تعداد شک جانے کی خبر ہو دہی ہے دو ماہ سے طرح طرح کی دہشتناک افواہیں ہوتی ہیں۔ گو سب تک کے سب افواہ صحیح نہیں نکلیں تب تک اکثر لوگ اس خبر کو معتبر نہیں سمجھے ❖

پنجاب سے کہ یہ انتظام ہے والی ریاستوں ہی ریزیڈنسی خود ہیں۔ مدراس اہالیان کے مقد و روں کو جو میں واکی ہے اگرچہ امر جو کرے کہ ایک چھوٹا سا ملک دوسرے جیسے ملکوں کو اپنی پیداوار کی نسبت پنجاب سکتا ہے۔ چونکہ بمبئی اور مدراس کی بڑی حیثیت کہہ چکی ہو وہ میں بہ پورا بھی تو اس موقع پر بھی پنجاب سے جاوہ دیہاتی کی بھی بڑ پہلے تک کہ پنجاب ریلوے والوں سے اور دوسرے والوں سے سو مال گاڑی مدراس ہاتھی تک وہاں غلہ پہنچنے میں دیر نہ ہو۔ خداوند تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ مشہور ہندوستان پر جہاں کئی برسوں سے برابر قحط غالب ہے ہنسی میں اپنا فضل کرے ❖ از سفیر ہند

کلکتہ ۱۳ فروری حضور گورنر جنرل کشور ہند نے ولایت کیا کہ فیصلہ مارچ میں اپنی جگہ تشریف لیجادینگے۔ اب صاحب ولی ہندوستان بہادر صاحب موصوف کے عہدہ پر مقرر ہوں گے ❖

لنڈن ۱۴ فروری۔ تمام لنڈن میں یہہ مشہور ہو رہی ہے کہ کل بحری فوج دارڈنیلز میں پہونچ گئی اور یہہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ پارلیمنٹ و روس کے درمیان نا اتفاقی ہو گئی ہے۔ اور انگلنڈ و آسٹریا نے آپس میں عہد بندی کے فواید کی بابت ذکر کیا ◆

لنڈن ۱۴ فروری۔ پارلیمنٹ میں آج مسٹر نارتھ کوٹ نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ سلطان روم انگلنڈ کی بحری فوج کے دارڈنیلز میں داخل ہونے سے راضی نہیں ہوئے۔ مگر تو بھی یہہ بحری فوج وہاں جاوے گی۔ اور ترکی کی جانب سے [illegible] فوج انگلنڈ کو روکا [illegible] کیونکہ [illegible] کرنے میں [illegible] نہیں ہے اور سلطان روم نے اپنی پارلیمنٹ کی کارروائی کو بند کر دیا ◆

لنڈن ۱۰ فروری۔ لارڈ ڈربی نے گورنمنٹ روس کے پیغام کا جو نسبت قسطنطنیہ میں داخل ہونے کی بابت کیا تھا یہہ جواب دیا کہ گورنمنٹ انگلشیہ خواہشمند نہیں ہے کہ تم قسطنطنیہ میں داخل ہو۔ اور انگلنڈ کے آہنی جنگی جہاز بحیرہ مارمورا میں داخل ہو گئے ◆

لنڈن ۱۰ فروری۔ خبر ہے کہ جہاز آہنی [illegible] میں ہو کر قیام کریں گے اور ۲ جنگی جہاز خلیج بسیکا میں بیٹھیں گے ◆

لنڈن ۱۱ فروری۔ فارن آفس کے ۱۰ فروری کے پیغام سے معلوم ہوتا ہے کہ لارڈ ڈربی اور کونٹ شوالوف کے درمیان ملاقات ہوئی گفتگو میں لارڈ ڈربی نے کہا کہ [illegible] کہ سرکار روس اپنی فوج گلی پولی میں نہ بھیجے گی کیونکہ اگر بھیجا جاوے تو وہ علاقہ جو آہنی جہازوں و بحری فوج کے درمیان واقع ہے بند ہو جاوے اور اگر یہہ امر وقوع میں آیا تو اس کا نتیجہ اچھا نہ ہوگا ◆

پشاور ۱۰ فروری۔ خبر ہے کہ [illegible] ضلع [illegible] کے درمیان [illegible] کو [illegible] سوات کے [illegible] پر حملہ کیا [illegible] کر [illegible] گئے [illegible] درمیان [illegible] اور [illegible] مقتول ہوئے اور [illegible] سے صرف [illegible] مجروح ہوئے ◆

قسطنطنیہ ۱۲ فروری۔ سلطان کے روکنے پر بھی جہاز دارڈنیلز کے دہانہ پر پہونچ گئے ہیں ◆

یونان ۱۲ فروری۔ گورنمنٹ یونان اپنے جنگی سامان بڑھا رہی ہے ◆

قسطنطنیہ ۱۰ فروری۔ کل روس کی فوج قلعہ جات میں جو قسطنطنیہ سے ۱۸ میل کے فاصلے پر ہیں داخل ہو گئی اور انگلنڈ کے آہنی جہاز شاید [illegible] میں ہیں مگر [illegible] قسطنطنیہ سے جانب جنوب ۳۰ میل کے فاصلہ پر پہونچ گئے ◆

ویانا ۱۰ فروری۔ یورپ کی تمام سلطنتیں [illegible] بھی [illegible] ہیں [illegible] کی یہہ خواہش ہے کہ ایک جلسہ بیڈن بیڈن میں مقرر ہو اور معاملات ترکی کا تصفیہ کریں [illegible] اور وہاں یہہ بھی مشہور ہے کہ آسٹریا اور انگلنڈ کے درمیان میل ملاپ ہو گیا ◆

یونان ۱۰ فروری۔ ترکی کی فوج نے یونان کے سرکشوں کے ہاتھ سے ضلع تسالیہ میں شکست کھائی اور وہ بغاوت جو جزیرہ کریٹ و ضلع تسلی میں شروع ہوئی تھی اب روز بروز زیادہ ہوتی جاتی ہے ◆

لنڈن ۱۱ فروری۔ خبر ہے کہ اب جنگ ہونے کا گمان کم ہوتا جاتا ہے اور یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ جرمن روس کو ایسی ترغیب دے گا کہ جس سے اہل روس سلطنت عثمانیہ سے بہت کچھ طلب نہ کریں بلکہ تھوڑے سے پر اکتفا کریں ◆

لنڈن ۱۰ فروری۔ آج پارلیمنٹ میں لارڈ ڈربی نے بیان کیا کہ اس جلسہ کی بابت جو سلاطین یورپ کا ہونے والا ہے کسی نے اطلاع کوئی تجویز نہیں کی اور یہہ بھی بیان کیا کہ گورنمنٹ انگلشیہ کو خبر نہیں پہونچی کہ روسی شہر قسطنطنیہ میں داخل ہو چکے ہیں کہ نہیں اور ایک سرکاری کاغذ سے معلوم ہوا کہ غالباً روسی گلی پولی میں داخل ہو گئے ◆

قسطنطنیہ ۱۰ فروری۔ روسی فوج نے قلعہ جات کو جنہیں ۱۰ فروری کو داخل ہوئے تھے چھوڑ دیا ◆

لاہور ۱۰ فروری۔ خبر ہے کہ ۱۰ دسمبر [illegible] کو [illegible] ہوا [illegible] کے حاکم کا حال کچھ معلوم نہیں کہ کیا ہوا ◆

لودیانہ

طالب [illegible] ہوتا جاتا ہے [illegible] اس ہفتہ میں [illegible] ہو گیا [illegible] بہت جنگل ہے ◆

صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ۲۰ تاریخ کو [illegible] بہت خراب ہو گئی [illegible] امید ہے کہ [illegible] ◆

میونسپل کمیٹی کے اجلاس میں ایک ۱۰ روپیہ کا صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کی پیش ہوئی جس میں لکھا تھا کہ ان دو نامی پولیس کے جنہوں نے چور کو بازار میں آتشزدگی کے وقت [illegible] انعام [illegible] میونسپل کمیٹی نے ۱۰ روپیہ انعام تجویز کیا سنا جاتا ہے کہ نور خان سارجنٹ کو ان میں سے ۵ روپیہ انعام ملیں گے باقی دو کانسٹبلوں کو۔ کیونکہ نور خان کی نسبت صاحب نے لکھا ہے کہ یہہ شخص زیادہ مستحق ہے ◆

کتب خانہ میں بہت سے شائقین آتے ہیں اور اخبارات وغیرہ کا ملاحظہ کرتے ہیں اور آمدنی بھی روز بروز زیادہ ہوتی جاتی ہے ◆

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری کیلسو صاحب کے اہتمام سے چھپا

